14355-الکحل اور عیسائی تہواروں کے لوازمات اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ کی تجارت

سوال

میں نے پرچون اشیاء کی فروخت کا ایک پراجیکٹ شروع کیا ہے ، اور دینی چھٹیوں کے اوقات میں میں ان تہواروں کے متعلقہ سامان کی فروخت کرتا ہوں مثلا : کرسمس ، اور یوم ام ، اور ایسٹر ڈے کے تہواروں کی زیب وزینت کی اشیاء .. فروخت کرتا ہوں کیا یہ حرام ہیں ؟
میری ایک سوپر مارکیٹ تھی جسے میں نے فروخت کردیا ہے ، اور اب میں اس کام کو دوبارہ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں بیرہ اور خنزیر کا گوشت فروخت کیا کرتا تھا ..
میرے بھائی میری گزارش ہے کہ آپ ان اشیاء میں میری حمایت نہ کریں جو میں فروخت کرتا رہا ہوں ، برائے مہربانی مجھے اس کا حکم بھی بتائیں ، وہ اشیاء یہ ہیں : کیپ ، اور سرامکس سے بنی ہوئی بعض شکلیں اور مجسمے ، سگرٹ ، لاٹری ، اور بعض دوایاں جن میں الکحل پائی جاتی ہے ، یا گولیاں ، اور حرام اشیاء پر مشتمل ٹافیاں وغیرہ ، ٹوتھ پیسٹ ، ہم مسلمانوں پر ان میں سے بعض اشیاء کا استعمال حرام ہے ، لیکن کیا میں یہ سامان صرف کفار کو فروخت کرسکتا ہوں کیونکہ وہی میرے گاہک ہیں ؟

پسندیدہ جواب

بیرہ اور خنزیر کا گوشت بیچنا ترک کرکے آپ نے بہت اچھا اور بہتر کام کیا ہے ، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی حلال کمائی اور روزی میں برکت پیدا فرمائے ، اور آپ کو بہتر نعم البدل سے نوازے .

آپ نے جس کے متعلق سوال کیا ہے اس کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے :

1– مسلمان کے لیے کفار کے تہواروں میں شرکت کرنا جائز نہیں ، مثلا کرسمس ، اور ایسٹر ڈے وغیرہ ، اور ان تہواروں میں مدو معاون ہونے والی اشیاء کی فروخت بھی ناجائز ہے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم نیکی وبھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور برائی وگناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو}.

اور اسی طرح بدعتی تہواروں میں بھی استعمال ہونے والی اشیاء کی فروخت جائز نہیں ہے مثلا مثلا عید الام ، اس کا جشن منانے میں مدو معاون ہونے والی اشیاء کی فروخت ناجائز ہے .

2– یادگاری کیپ کا استعمال اور اس کی فروخت اصلا جائز ہے ، لیکن جب فروخت کرنے والے کو یہ علم ہویا اس کا غالب گمان ہو کہ اسے کسی حرام کام اور غرض میں استعمال کیا جائے گا تو پھر اس کی فروخت جائز نہیں .

اس میں قاعدہ اور اصول یہ ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

(ہر وہ لباس جس کے بارہ میں غالب گمان یہ ہو کہ اس سے برائی اور معصیت میں تعاون اور مدد لی جائے گی ، تو اس کی فروخت جائز نہیں اور نہ ہی ایسے شخص کے لیے وہ لباس سلائی کرنا جائز ہے جو اس سے ظلم اور معصیت میں تعاون حاصل کرے)

دیکھیں : شرح العمدة (386/4).

اور یہ قاعدہ اور حکم صرف لباس کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ ہر خرید وفروخت کی چیز کے لیے عام ہے۔

3- سگرٹ اور لاٹری بیچنا حرام ہے، اور ہر وہ سامان اور چیز جس کے بارہ میں علم ہو کہ یہ حرام کام پر مشتمل ہے اس کی فروخت بھی حرام ہے۔

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے :

(سگرٹ اور تمباکو اور حرام کردہ اشیاء کی تجارت کرنا حلال نہیں، کیونکہ یہ خبائث اور گندی اشیاء میں شامل ہیں، اور اس لیے بھی کہ اس میں جسمانی، روحانی، اور مالی نقصان پایا جاتا ہے)

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (55/13).

اور لاٹری تو بعینہ جوا اور قمار بازی ہے، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(سائل نے جو صورت ذکر کی کہ : وہ ٹکٹ کی خریداری کرے اور پھر ہو سکتا ہے اس کے نصیب میں ہو جیسا وہ کہہ رہا ہے تو اسے بہت زیادہ نفع حاصل ہو جائے، یہ صورت جوئے اور قمار بازی میں داخل ہے جس کے بارہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور پانسے کے تیر گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، لہذا اس سے الگ تھلگ رہو، ہو سکتا ہے تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہیں شراب اور قمار بازی وجوا کے بارہ میں تمہارے اندر دشمنی اور عناد و بغض ڈال دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے، سو تم اب بھی باز آجاؤ، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو، اور احتیاط رکھو، اگر اعراض کرو گے تو یہ جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے المائدۃ (90-92)

لہذا یہ جوا اور قمار بازی -اور ہر معاملہ جس میں چٹی اور نفع دونوں کا اندیشہ ہو- ہے، اس معاملہ میں پڑنے والے شخص کو علم نہیں کہ آیا وہ نقصان اٹھائے گا یا اسے فائدہ حاصل ہو گا، سب حرام ہے بلکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، جب انسان یہ دیکھے کہ اللہ تعالی نے اسے بتوں کی عبادت اور شراب اور فال کے تیروں کے ساتھ ملایا ہے تو اس کی قباحت اس پر پوشیدہ نہیں رہتی)

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (441/4).

اور یہ بات اپنے علم میں رکھیں کہ جس چیز کا استعمال اور تناول حرام ہے اسے فروخت کرنا بھی حرام ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی، اور اللہ تعالی نے جب کسی چیز کو کھانا حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کر دی"

مسند احمد، سنن ابو داود حدیث نمبر (3026) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5107) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

4- ذی روح اشیاء چاہے وہ انسان ہوں یا پرندے اور حیوان ان کی تصویر جائز نہیں، اور مجسمے کی شکل میں ہونے کی حرمت تو اور بھی زیادہ شدید ہے۔

لہذا اس بنا پر سرامکس یا کسی اور چیز سے بنی ہوئی تصویریں فروخت کرنا جائز نہیں، جبکہ وہ ان صفات کی مالک ہوں، لیکن اگر یہ تصاویر ذی روح اشیاء کے علاوہ مثلا پہاڑوں وغیرہ یا قدرتی مناظر کی ہوں تو انہیں بنانا اور فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے کہ :

(ذی روح کی تصاویر فروخت کرنا حرام ہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ فرمان ثابت ہے :

" بلاشبہ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور مردار، اور خنزیر، اور بتوں کی فروخت حرام قرار دي ہے" متفق علیہ

اوراس لیے بھی کہ یہ ان تصاویر والوں کے غلو کا سبب بن سکتے ہیں، جیسا کہ نوح علیہ السلام کی قوم میں ہوا تھا.... اوراس کے علاوہ بھی بہت سی نصوص ہیں جو ذی روح کی تصویر کشی اور تصاویر کے استعمال میں وارد ہیں).

5–اوروہ دوائیاں جوالکل پر مشتمل ہیں اگر توان میں پائی جانے والی الکحل کی نسبت بہت زیادہ ہو کہ اس دوائی کی زیادہ مقدار کے استعمال سے انسان کو نشہ ہو جائے تو یہ دوا خمر ہوگی اور اس کا استعمال اوراسے فروخت کرنا حرام ہے، لیکن اگر الکحل کی نسبت بہت کم ہو کہ انسان جتنی بھی دوائی پی لے اسے نشہ نہیں آتا تو پھر یہ دوائی استعمال کرنا اوراسے فروخت کرنا جائز اور مباح ہے.

مستقل فتوی کمیٹی نے الکحل پر مشتمل عطر اور پرفیومز کے بارہ میں یہ فتوی جاری کیا ہے :

(جب الکحل کی مقدار اتنی زیادہ ہو کہ اس عطر اور پرفیوم کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ ہو جائے، تو پھر ان عطور کو پینا حرام ہے، اوراس کی تجارت بھی حرام ہے، اوراسی طرح اس کا ہر قسم کا استعمال اور نفع حاصل کرنا بھی حرام ہوگا؛اس لیے کہ یہ خمر ہے چاہے وہ کم ہو یا زیادہ، اوراگر الکحل میں ملا ہوا عطر زیادہ پینے سے نشہ کے درجہ تک نہیں پہنچتا تو اس کا استعمال اوراس کی تجارت جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے")

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (54/13).

6–جس چیز کا مسلمان شخص کے لیے استعمال حرام ہو تو وہ چیز نہ تو مسلمان شخص کو فروخت کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی کافر کو فروخت کرنی جائز ہے؛ کیونکہ جمہور علماء کے قول کے مطابق کافر شریعت کی فروعات کے مخاطب ہیں، لہذا مسلمان شخص پر حرام کردہ چیز کافر کے لیے بھی حرام ہے، لہذا انہیں شراب یا خنزیر فروخت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی اور چیز جس کی حرمت ہمارے دین میں ثابت ہے ان کفار کو فروخت کرنی جائز ہے، اگرچہ ان کی شریعت میں اس کی اباحت فرض بھی کرلی جائے، کیونکہ شریعت اسلامیہ اپنے سے پہلے آنے والی شریعتوں کی محافظ اور ناسخ ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے :

سوال :

شراب اور خنزیر اگر مسلمان شخص کو فروخت نہ کی جائے تو اس کی تجارت کرنی جائز ہے ؟

جواب :

کھانے پینے اوراس کے علاوہ دوسری اشیاء جنہیں اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے کی تجارت کرنا جائز نہیں مثلا : شراب، خنزیر، اگرچہ یہ تجارت کفار کے ساتھ ہی ہو؛ کیونکہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

"بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کردی"

مسند احمد حدیث نمبر (2564) اور صحیح الجامع حدیث نمبر (5107).

اور اس لیے بھی کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور شراب نوشی کرنے والے، اور اسے فروخت کرنے والے اور خریدنے والے، اور اسے اٹھا کر لے جانے والے، اور جس کی طرف لیجائی جارہی ہے، اور اس کی قیمت کھانے والے، اور اسے بنانے والے اور بنوانے والے پر لعنت فرمائی"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1295) صحیح ترمذی حدیث نمبر (1041). انتہی

واللہ اعلم.